Annual Methodological Archive Research Review
http://amresearchreview.com/index.php/Journal/about
Volume 3, Issue 7.1 (2025)

Online ISSN 3007-3197
Print ISSN 3007-3189

http://amresearchreview.com/index.php/Journal/about

یاک ڈریڈا اور رد تشکیل : تنقیدی مطالعہ

Jacques Derrida and Deconstruction: A Critical Study

مصنفہ:سائرہ بانو
پی۔ایچ۔ڈی سکالر ،شعبہ اردو، نیشنل کالج آف بزنس ایڈ منسٹریشن اینڈ اکنامکس، ملتان ، پاکستان
Email.sb2036693@gmail.com

معاون مصنف:ڈاکٹر محمد شکیل پتافی
شعبہ اردو، نیشنل کالج آف بزنس ایڈمنسٹریشن اینڈ اکنامکس ، ملتان، پاکستان
Email.shakilpitafi@gmail.com

Saira Bano
PhD scholar, Department of Urdu, NCBA&E sub campus Multan
Email.sb2036693@gmail.com

Dr Muhamad Shakil Pitafi
Professor, Department of Urdu, NCBA&E sub campus Multan
Email.shakilpitafi@gmail.com
Ph#03336448085

ABSTRACT

Jacques Derrida is a Famous French Philosopher , thinker , and critic, who holds a prominent position in western Circles. Since 1972, Derrida has Regularly lectured at YALE and JOHN HOPKINS universities in the united states. It was here that his theory of Deconstruction became popular under the name Yale- Deconstruction . Derrida discovered a new relationship between philosophy and literature through deconstruction . Since the fundamental basis of derrida,s thought has been the phenomenology of Husserl and Heidegger , we find discussion on the theoretical aspects of these two philosophers in much of his work.. Derrida is known for his theory of Deconstruction . Deconstruction has emerged as a controversial thought in contemporary western philosophical debates due to its precious system . Derrida has also presented a new angle of literary critism along with a modern reading of the tradition of western philosophy. This article briefly explains the critical theories of Jacques Derrida and deconstruction. Deconstruction refers to a method of studying a text through which not only the fixed meaning of the text can be rejected, but also its unity of meaning can be broken . Deconstruction is generally called a part of post_ Structuralism because it is based on the concepts of Susser. Derrida has analyzed the philosophical statements of Plato, Rousseau , Hegal and Heidegger and has explain that all those intellectual efforts that try to give a strong basis for meaning to

Annual Methodological Archive Research Review
http://amresearchreview.com/index.php/Journal/about
Volume 3, Issue 7.1 (2025)

Online ISSN 3007-3197
Print ISSN 3007-3189
http://amresearchreview.com/index.php/Journal/about

metaphysical concepts have been described . Derrida calls the deconstructive method a double reading , That is in one reading he discusses the meanings that are usually implied by the text , and in the second reading he mentions the meanings and deconstructive meanings in view. Deconstruction explains the Power and authority behind rhetorical concepts that determine meanings and are also strictly binding.

Key words: Western circles , Deconstruction , philosophy , literature , Fundamental , Phenomenology, Theoretical , controversial , tradition , Deconstructionism, Unique, metaphysical, concepts, Methods, semantic, rhetorical concepts

کلیدی الفاظ:
مغربی حلقہ، ڈکنسٹرکشن ردتشکیل ، فلاسفی ، ادب، اساسی بنیاد، رجحانات ، نظریاتی ، متنازعی
روایت، ردساخیت، منفرد ، مابعد الطبعیات ، تصورات ، طریق کار ، معنویات، مبالغہ آمیز تصورات

یاک ڈریڈا شخصیت و تعارف:

یاک ڈریڈا 15 جولائی 1930ء کو الجیریا کے مضافات میں البیئر کے مقام پر پیدا ہوا وہ خود اپنے خاندان کا تعارف یوں کرواتا ہے :

My family, which had been in Algeria, for long time, before
The French Colonization, was not simply Algerian
The French language was not the language of its
Ancestors. I lived in the pre-independence Algeria but
not all that long before independence.

ترجمہ: میرا خاندان جو فرانسیسی نو آبادیات سے پہلے طویل عرص سے الجزائر میں رہا تھا ، وہ صرف الجزائر نہیں تھا ۔ بلکہ فرانسیسی زبان اس کے آباؤ اجدادکی زبان نہیں تھی۔ میں آزادی سے پہلے الجزائر میں رہتا تھا ، لیکن آزادی سے اتنا عرصہ پہلے نہیں تھا ۔ 1

ڈریڈا 19 برس کی عمر میں فرانس کی نامور Ecloe Normale Suopereiereoمیں داخل ہوا اور بعد میں درسگاہ
یہیں درس وتدریس سے وابستگی کے لیے فرانس میں ہی قیام پذیر رہا ۔ وہ الجیریا سے اپنی موانست کے لیے لکھتا ہے:

I came to France at the age of Nineteen .
I had never left EL.Bair.

ترجمہ: میں انیس برس کی عمر میں فرانس آیا تھا ۔میں نے کبھی البئیر کو نہیں چھوڑا تھا۔ 2

ڈریڈا چونکہ ایک یہودی خاندان میں پیدا ہوا مگر اس کے بقول الجائر میں مقیم اس کا خاندان خالص یہودی تہذیب کا نمائندہ نہیں تھا ۔ نہ ان میں یہودیت کے رسم رواج کی پیروی عام تھی ۔

My family was observant in a very banal way but
I must say , unfortunately , that this observation
was not guided by a true jewish culture. I was not
really raised in what ia called jewish culture .

ترجمہ:میرا خاندان بہت ہی معمولی طریقے سے مشاہدہ کرنے والا تھا،لیکن میں بد قسمتی سے کہوں گا کہ یہ مشاہدہ ایک حقیقی

Annual Methodological Archive Research Review
http://amresearchreview.com/index.php/Journal/about
Volume 3, Issue 7.1 (2025)

Online ISSN 3007-3197
Print ISSN 3007-3189
http://amresearchreview.com/index.php/Journal/about

یہودی ثقافت کی طرف سے راہنمائی نہیں کیا گیا تھا ۔ 3
Ecole میں دریڈا نے 1952-56 تک تعلیم حاصل کی اور بعد میں 1984- 64 تک فلسفے کی تعلیم
Normals Superieure
دی ۔اور یہیں 2003 میں ڈریڈا ایک Ecole deshaustes etudesen sciences sociales میں بحیثیت ادارہ
ڈائر یکٹر سٹیڈیز بھی رہے ۔ اس کے ساتھ ہی ڈریڈا کو 1956 میں ہارورڈ یونیورسٹی اور 1962 میں پرکس یونیورسٹی کا سکالر شپ ملا۔ یہ وہی وقت جس میں مظہریات پر اس کا کام بہت مقبول ہو چکا ہے۔
64-1960 میں ڈریڈا نے ساربون جیسے نامور تعلیمی ادارے میں اپنی خدمات انجام دیں ۔ 1972ء میں ڈریڈا نے بطور استاد امریکہ کی ییل اور جان ہوپکنگ یونیورسٹیز میں لیکچرز دیے یہاں اس کا نظریہ رد Yale Deconstruction ساختیات کے عنوان سے شہرت حا صل کر گیا۔
ڈریڈا کی فکری بنیادیں ایڈمنڈہسرل (1859-1938)اور مارٹن ہیڈ گر(1889،1979) کی مظہریات پر استوار ہے
اسی لیے اس کے بے شمار کام کی بیناد ان دو فلاسفرز کے نظری مباحث پر ملتی ہے ۔ مجموعی طور پردریڈا نے رد ساخت /رد تشکیل کے توسط سے ادب اور فلسفے کا نیا تعلق دریافت کیا۔
Tel Quel group 1965- 72 اس ادارے سے وابستگی کے دوران دریڈا کی
ملاقات رولاں بارتھ، اور لاکاں جیسے نامورفلاسفہ سے مباحث ہوئے جو تحلیل نفسی ، مابعد جدیدیت اور مارکسزم کے موضوعات پر
Marguerite نامی خاتون سے 1957 میں دریڈا نے شادی کی۔اس کے بعد اپنے علمی کام میں مبنی تھے-Aucoutotrier
1967 میں ڈریڈا کی تین اہم کتابیں شائع ہوئیں جن کے عنوانات درج ذیل ہیں ۔

1. Writing and Difference
2. Of Grammatology
3. Speach and phenomenon

ڈریڈا کی فکری مساعی:

یہی اہم تخلیقات ڈریڈا کی شہرت میں اضافہ بن گئیں اور آج بھی اس کے تنقیدی نظریات کی تشریح و تفہیم میں بنیادی اہمیت رکھتی ہیں۔ ڈریڈا کو 1988 میں نطشے پرائز ملا،اور اسی برس کو لمبیا یونیورسٹی سے آنریری ڈاکڑیٹ کی ڈگری بھی تفویض کی گئی ۔ ڈریڈا کو عصر حاضر میں ادیبانہ اور فلسفیانہ عظمت میں ایک توانا فکری سر چشمے کی حیثیت سے تسلیم کیا جاتا ہے اس اہمیت کے باوجود یہ جاننا بہت ضروری ہے کہ ڈریڈائی فکر کا اہم عنصر کو نسا ہے جس کو بنیاد پر اس کے فکری نظام کو اہم درجہ دیا جا سکتا ہے ۔ کیوں ڈریڈا کی فکر پر جدید تنقیدی تناظر میں سوالات کا سلسلہ جاری ہے۔
1۔ ڈریڈا کی فکر یہ سوچنے پر مجبور کرتی ہے کہ اس نے ریڈنگ/قرات کا کوئی نیا انداز متعارف کروایا ہے یا نہیں ؟ 2۔ کیا ڈریڈا نے قرات کی توضیح و تشریح کے ساتھ ہی متون کی اصل متن کی ماہیت کے حوالے سے کوئی نیا نظریہ دیا ہے یا نہیں ؟ 3۔ کیا ڈریڈا کو کسی تنقیدی فکری تحریک کے لیے یا اس کی ترویج کے حوالے سے بنیاد گزار کے طور پرجانا جاتا ہے ؟
ان تمام استفسارات کے جواب میں ڈریڈائی فکرکے تین اہم پہلو سامنے آتے ہیں
ڈریڈا بطور ایک فلسفی ایک قاری اہم فلاسفیانہ اور ادبی متون کا مطالعہ اس انداز سے کرتاہے کہ وہ دکھا سکے کہ مغربی فکری روایت جس کو نطق کی مرکزی فکری روایت کے نام سے جوڑتا ہے یا موجودگی کی مابعد الطبعیات بھی کہتا ہے یہ راسخ العقیدہ فکرہے ڈریڈا اس کے لیےدلیل دیتا ہے کی تمام فلسفیانہ اور فکری نظریات کسی ایک مرکزی نظام فکر کی مختلف جہات ہیں جن کی الگ پہچان جو بھی ہو مگر ان کا مرکز ایک مرکزی نظام ہی ہے۔ جس کو رد کرنا ممکن نہیں ہے۔ اس کا ماننا یہ ہے کہ کم سے کم ان فکری نظریات کی جانچ پرکھ سے اس عمل سے گذرکردیکھنا چاہیے کہ وہ کونسے عوامل ہیں جو اس راسخ مرکزی فکری نظام کے تحت دب

Annual Methodological Archive Research Review
http://amresearchreview.com/index.php/Journal/about
Volume 3, Issue 7.1 (2025)

Online ISSN 3007-3197
Print ISSN 3007-3189
http://amresearchreview.com/index.php/Journal/about

جاتے ہیں جن میں تجدید اور ترویج و نمو کی گنجائش ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ مابعد الطبعیات کے انجام تک رسائی ناممکن ہے مگر اس کے مرکزی بطون کو کرید کر ناقدانہ نقطہ نگاہ ڈال کرغیر اہم اور بلا ضرورت پھیل جانے والی راسخ درجہ بندیاں پلٹی جا سکیں اور موجودہ عصری سماجی و معاشرتی تقاضوں کے حوالے سے نئی دنیائے فکر ترتیب و تشکیل دی جا سکے۔ اس طریق کارسے ڈریڈا نے مغربی فکری راسخ الرعقیدگی پر شدید تنقیدی طرز عمل اختیار کیا۔ ڈریڈا کی دوسری جہت بطور ایک قاری اور شارح کے اہم ہے جس میں وہ افلاطون (420ق م،348)، روسو (1712،1778)، ساسئر()، ہیگل(1770،1831) ، ملارمے،ہسرل، آسٹن(1775،1817) اور کانٹ (1724،1804)جیسے لازوال فلاسفہ کے متون کا مطالعہ کرتا ہے اور اس عمل سے مخصوص قرات کے تجزیے ، نمونے اور ماڈلز پیش کرتا ہے ۔ یہ تجزیے اور تنقیدی ماڈلزنئے فکری تنقید اذہان کو نئے قرات تشریح و تعبیر کے راستے دکھانے کا باعث بنیں گے ۔ یاک ڈریڈا کا فکری طریق کار ان تمام جہات سے آگاہ ہے جن کی بنا پر فلسفیانہ متون کے داخلی پہلوؤں پر تنقید کی جا سکتی ہے ۔ اور جن میں ضمنی معنی کا اثر موجود ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ قرآت کا دوہرا انداز اختیار کر کے متن میں موجود باریکیونکوواضح کرتا ہے ۔ یہاں یہ پہلو اہم ہے ان تانوں بانوں کی بنت میں کوئی نئی ترکیب عمل میں نہیں آتی بلکہ یہ ایک دوسرے کی جگہ بدلتے رہتے ہیں اسی لیے اسے قرات اور لکھت کونئی جہت ملتی دکھائی دیتی ہے۔ ۔ادبی تنقید پر اس کا گہرا اثر مرتب ہوا ہے ۔ ڈریڈا کی فکر کا تیسرا پہلو اس نئے تنقیدی گروپ سے اسے منسوب کرتا ہے جوساختیات اورپس ساختیاتی فلاسفرز مانے جاتے ہیں۔ ان تمام فلاسفرز نے اگرچہ کسی بڑی فکری مساعی میں کوئی باقاعدہ فلسفیانہ تحریک تو پیدا نہیں کی مگر انہوں نے بے مثال توانائی اور فکری دانائی سے فروغ دیا اس کا ایک اہم محرک ان مفکرین کی انفرادی سوچ ہے جو انہیں باہمی اختلاف اور استدالی نظام ترتیب دینے سے ملتی ہے ۔ اسی حوالے سے قاضی قیصر الاسلام لکھتے ہیں :

> فلسفیوں کے اس گروپ میں شامل ہر فلسفی نے اپنے اپنے طور پر ،، زبان کے سٹرکچر،، کے مسائل پر نہ صرف یہ کہ اپنے خیالات کا اظہار کیا بلکہ اپنے باہمی اختلاف کے باجود انہوں نے ان خیالات کے مجموعی اثرات کے علاوہ ان کے مخصوص فکری منہاج اور ان کے باہمی متعلقات کے سیٹوں کے اندر موجود ایک انتہائی زبردست قوت محرکہ کا نہ صرف سراغ لگایا ہے بلکہ اس پر کھل کر گفتگو بھی کی ہے ۔**4**

ساختیات اور اس کے اثرات باہم مربوط ہو کر نظریے کی تشکیل کی بجائے اختلافی تحریروں کا جال تیار ہو جاتا ہے ۔ جن کی تشریح انتہائی مشکل امر ہے۔ ڈریڈا کی اہمیت یوں سامنے آتی ہے کہ انہوں نے تمام تحریروں کا مطالعہ گہرائی سے کیا ہے اور تجزیہ بھی لکھا۔ ان میں سے پانچ ماہرین علوم جن کو ڈریڈا اپنی بحث کا موضوع بناتا ہے ان میں کلاڈی لیوس اسڑاس،(1908،2009) رولاں بارتھ (1866،1944)، مثل فوکو (1926،1984)، ژاک لاکاں (1901،1981)اور یاک ڈریڈ(1930،2004)ا شامل ہیں جن کو تحریر کا موضوع بنایا ہے۔ انہوں نے ساختیات اور پس ساختیات کے بنیادی مسائل پر مکمل روشنی ڈالی تاکہ ان ماہرین علوم کے افکار کو آسان فہم بنانے کے لیے قارئین کو بہتر تناظر دیا جا سکے ۔متنیت اور نظریے کے مخصوص فکری فریم کے جائزے سے واضح ہوتا ہے کہ ڈریڈا بحیثیت مفکر مختلف الجہات کا حامل نظریہ ساز کی طرح فکری تحریروں کی تشریح کر سکتا ہے ۔ جن افکار کی بنیاد پریہ تحریریں وجود میں آئیں ۔ ڈریڈا کے علاوہ کوئی مفکر ایسا متحد الجہات نظریہ دینے کا طریقہ اختیار نہیں کر سکتا ،کیونکہ ان کے نظریے میں فلسفے ، زبان اور ادب کی توجیح و شرح بنیادی عنصر ہے۔ڈریڈا اپنی فکری تفہیم کے لیے کسی خاص متن یا تحریر کے لیے لکھتا ہے اور دوسرے متون میں بھی فکری قوت سے ظاہر کرتا ہے ۔ اسی فکری اصول کی مہارت کو ناممکن صورتحال کو اندر سے باہر کی طرف مرکز سے محیط پر کرید کر ممکن کیا جا سکتا ہے ۔ اسی فکر کے تحت ڈریڈا کسی موزوں اور منضبط نظریاتی نظام کو ناممکن سے نکال کر ممکن کے مکمل پیکر میں ترتیب دیتا ہے۔ ایسے نظریہ تشکیل دینے والے مفکرمختلف بنیادی تصورات کے تحت نظریہ ترتیب دیتے ہیں ان کی بجائے ڈریڈا نئی علمی اور فکری اصطلاحات تراشتا ہے جو

Annual Methodological Archive Research Review
http://amresearchreview.com/index.php/Journal/about
Volume 3, Issue 7.1 (2025)

Online ISSN 3007-3197
Print ISSN 3007-3189
http://amresearchreview.com/index.php/Journal/about

جدید تحریروں اور متون سے اخذکرتا ہے ۔ ان اصطلاحات میں گہری ساختیاتی نوعیت پائی جاتی ہے یہ نوعیت ڈریڈا متن کے مطالعے اور زیر بحث نکات سے سامنے لاتا ہے ۔ ڈریڈا اپنے اصول کے مطابق قدیم اصطلاحات کو رد اور نئی اصطلاحیں ایجاد کرتا ہے ۔

یاک ڈریڈا کے تنقیدی نظریات ،ڈی کنسٹرکشن اور جدید تنقیدی اصطلاحات کا جائزہ :

کیونکہ ڈریڈا کی کو شش میں یہ اصطلاحات کسی نئے فکری نظام کے مرکزی تصورات کی طرح راسخ نہ ہوسکیں مگر وہ اپنی اس کوشش میں کامیاب نہیں ہو سکا اسکی بڑی وجہ خود اسی کے مطالعے اور مباحث کے دوران یہ تاثر ابھارا جاتا ہے جیسے وہ خود کوئی نیا نظریہ تشکیل دے رہا ہےجو مرکزیت کے تصورات پر مبنی ہو گا اس کے نظریے کے ذریعے زبان اور تحریر و متن کے کچھ نئے اصول اور دعوے وضع ہوں گے ۔یہ بھی ایک ادراکی نکتہ ہے کہ جب کوئی قاری خود ان متون کا مطالعہ یا قرآت مباحث کرتا ہے تو وہ ان قرآت و نظریوں کے مطالعات میں منہاج اور تحلیلی مشق کی نمایاں مثالیں ثابت ہو جائیں گی اور تمام تفصیلات واضح ہوتی جائیں گی ۔ اور یہی عمل ڈریڈا کے مطالعات اور مباحث کے ساتھ بھی رونما ہوتا ہے۔ اور ڈریڈا کی فکر میں بھی عمومی دعوے رو پذیر ہوتے ہیناس کی مثال ڈریڈا کی قرآت اور لکھت کا عمل ہے ۔ مثلا ڈریڈا کی وہ تمام قرآت اور متون جس میں مدافعانہ انداز ہوتا ہے یہ متجاوز ہو کر زبان کے تمام عناصر بہت محتاط اور چوکس ہو جاتی ہے یعنی اس کی قرآت اور مطالعاتی طریق کار ایک نظریہ کی تشکیل کا انداز اختیار کر لیتا ہے ۔ یہاں قاری کسی بھی متون کے مباحث اور مسائل کے حل کے لیے تجویز کیے جانے والےطریقہ کار کو حتمی اور عمدہ مان لیتا ہے ۔ڈریڈا کے فکری طریقہ کار کی اہمیت اپنی جگہ مسلم ہےکہ وہ متون کی نئی نئی دریافتوں کو کریدتے ہوئے مرکز سے اپنے محیط کی جانب متوجہ کرتا ہے۔ ڈریڈا کی فکری تحریروں پر مکمل عبور کے لیے مناسب حکمت عملی جو دوہری نوعیت رکھتی ہو اس کو اختیار کرنا ضروری ہے ۔کیونکہ ڈریڈا کی فکر کو پیچیدا ترین عمل میں اس کے تجزیے اور تحلیلی ضوابط اور قواعد میں محتاط ہونے کے باوجود نامعقول فکری تعبیر کا اندیشہ رہتا ہے جس سے نجات ممکن نہیں ہے ۔ اسی لیے ڈریڈا کے فکری مباحث کے تاثرات کے ردو قبول کے استدال کو اس طرح تشریحی انداز میں ان متون کو واضح کرنا ضروری ہے تاکہ ڈریڈا کا رد تشکیلی فکری انداز مکمل طور پر سامنے آ سکے ۔

ڈریڈا کی شناخت بطور رد ساختیات یا ڈی کنسٹرکشن کے نظریہ ساز کی ہے۔ رد ساختیات اپنے پیچیدہ نظام فکر کی بناء پر مغربی عصری فلسفیانہ مباحث میں ایک متنازعہ شے بن کر سامنے آئی ہے۔ فلسفہ کے کلاسیکی اور غیر سنجیدہ قارئین نے اس کے نظریہ رد ساختیات کو مزاح بنا کر رکھ دیا اور ڈریڈا کو ایک مداری سے تشبیہ دی گئی ۔

رد تشکیل کی مقبولیت اور رسوائی کے لیے یہ حقیقت یوں سامنے آئی جب 21 مارچ 1992 میں ڈریڈا کا نام کیمبرج ایوارڈ کے لیے منتخب ہوا تو نوبت استصواب رائے تک پہنچ گئی پس ڈریڈا اس ووٹنگ میں معمولی برتری کی وجہ سے اس ایوارڈ کا مستحق قرار پایا ۔ اس صورتحال کی وجہ سے ڈریڈا اور رد ساختیات کی متنازعہ حیثیت سامنے آگئی۔**5**

مجموعی طور پر رد ساختیات اور ڈریڈا ایک ہی دریا کے د و کنارے بن کر سامنے آئےجبکہ ڈریڈا کی حیثیت صرف ردساختیات سے ہی منسلک نہیں ہے وہ خود بھی اس صورتحال سے شاکی نظر آتا ہے کیونکہ اس کاکا م کافی حد وسیع ہے وہ مغربی فلسفیانہ روایت کی جدید تر تعبیرات اور اس کے مطالعے کے ساتھ ادبی تنقید کے نئے زاویے وضع کرتا ہے ۔ اس کی پہچان صرف ردساختیات ہی سمجھنا ناانصافی ہے ۔ عصری فکر ی تناظرات میں رد ساختیات اور ڈریڈا کو سمجھنے کے لیے ساختیات ، مظہریات اور پس ساختیات کو سمجھنا بہت ضروری ہے ۔ ان کی تفہیم کے لیے ڈریڈا بہت سی اصطلاحات وضع کرتا ہے مثلا :

Supplement, Difference, proper name, signature ,
arch writing , Trace, origin6
ترجمہ: ضمیمہ ، افتراق ، مناسب نام ، دستخط ،
ساختی تحریر ، نقش،بنیاد 6
وغیرہ جیسی بے شمار اصطلاحات شامل ہیں ۔

ردساختیات یاک ڈریڈا کا تصور جو ہسرل کی مظہریات اور دیگر کئی عصری فلسفیانہ مباحث ،

Annual Methodological Archive Research Review
http://amresearchreview.com/index.php/Journal/about
Volume 3, Issue 7.1 (2025)

Online ISSN 3007-3197
Print ISSN 3007-3189
http://amresearchreview.com/index.php/Journal/about

Deconstruction

خصوصا جدیدیت یا ساختیات اور مابعد جدیدیت ، پس ساختیات ہی کا ایک تسلسل ہی ہیں ۔ رد ساختیات یعنی تحریک ایک طرز میں جرمن مثالیت پسندی کی فرانسیسی متنیت پرستی پر مشتمل ہونے کی انقلابی

Avant-Grade

رو کے باوجود بہت حد تک ہسرل کی مظہریات کی بہترین نمائندگی ہےاس کے ساتھ ہی مابعد جدیدیت یا پس ساختیاتی نظریات کی حامل رد سا ختیاتی یا پس ساختیاتی مظہریات کے حوالے بھی پہچانا جاتا ہے ۔ ساسر کی لسانی ساختیاتی تعبیر سے بالکل الگ لفظ یا معنی نما یعنی سگنیفائیرکے مطلب یا معنی سگنیفائیڈ کے ممکنہ پہلوؤں پر شعوری انداز میں ارتکاز کرتے ہوئے ڈریڈا نے رد ساختیات ہی کے ذریعے ان کے متضاد جوڑوں جو بقول ساسر معنی متعین کرنے کی ساختیاتی صورت ہیں اس کے الٹ پھیر سے متن کے امکانات کو کھول دیا ہے اس کی وجہ سے متن کی خواندگی کا مقصد ہے جو خارجی عوامل سے آزاد ہو گا ۔ یہاں تک کہ مصنف کی معنوی فعلیت سے بھی شعوری پہلو تہی کرتے ہوئے ڈریڈا ہسرل کے خالص شعور کو علم النشانیات اور لسانیات کو استعاراتی اور سباق کی سطح تک محدود کر دیا گیا ۔

ہسرل علم النشانیات کی بے مقصدیت سے آگاہ ہونے کے ساتھ ہی زبان پرکس بھی قسم کی خود انحصاری کو معنی کے اخذ میں ختم کرنے کی تجویز دیتا ہے ۔ اور ایک خالص منطقی گرامر جو خالص تجربہ سے شعورتک رسائی کا بہترین ذریعہ ہے اس کو پیش کرتا ہے ۔

ماورائی کمی کا نام دیتا ہے اس منطقی گرامر کے ذریعے ہسرل اپنے عہد کے فکری بحران کو اور Transcendental reduction

اسے ختم کرنے کو خواہش کرتا ہے ۔ اسی لیے اس نے اس خالص اظہار کو تجزیاتی سائنس Empirical کے متضاد مظہریاتی سطح پر مضبوط بنانے کی کوشش کی ہے ۔ہسرل کا اس خالص منطقی Sciences گرامرکو شعورکا براہ راست اظہار سمجھنا ڈریڈا کے لیے ایک مخصوص راہ متعین کرتا ہے لہذا ڈریڈامکمل طور پر ہسرل کے علم النشانیات کو لاحاصل سمجھنے سے متفق نہیں ہے ۔ ڈریڈا ہسرل کی مظہریات میں نشان کےاشاراتی عنصر سے انکار اس کے خالص شعور یا خالص اظہار آئیڈینٹی جس کو دریڈا ساسر کی پیروی میں معنی نما کہتا ہے روبہ مابعدالطبعیات

Metaphysicas of presence ہے چونکہ رد ساختیات روبہ موجود مابعد الطبعیات ہی کو سراسر رد کرنے سے مراد ہے اسی لیے ہسرل کا معنی سگنفائیڈ اس کی اپنی اصطلاح میں سینس اوبجیکٹ کی مظہریات کے روبہ مابعد الطبعیات معنی نما اور معنی میں نام نہاد زمانی ہم آہنگی کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے ڈریڈاکے کے نظریہ کے تحت سمجھتا ہے ۔اس کے نزدیک مابعد الطبعیات کی روایت میں موجود پر منحصر ہے ڈریڈا کے نزدیک یہی موجود ارسطو سے ہیڈگر تک معنی کے تعین میں کلیدی کردار ادا کرنے کی وجہ ہے ۔ مثلا ڈریڈا ارسطو سے روسو اور ہیڈگر تک تقریر کے تحریر پر تقدم کا حوالہ دیتا ہے۔ ڈریڈا اپنے لسانیاتی تجزیے کے بعد رد ساختیات کی تکنیک /عدم تکینک کے توسط سے روبہ موجود مابعد اطبعیات کو رد کر دیتا ہے۔ ڈریڈا ، ہیڈگر کے مطالعہ ذات بی انگ کہتا ہے اس کے معنی وہی اخذ کرتا ہے جو ہسرل کی مظہریات کے مطالعہ کے بعد حا صل ہوئے ۔ ہیڈ گر مظہریات کی تعریف کرتے ہوئے لکھتا ہے:

To let that which shows it self be seen from presence
it self in the very way in which it shows itself from it self .

ترجمہ: تاکہ وہ جو خود کو ظاہر کرتا ہے ، اس کو
اس کی موجودگی سے اس طرح دیکھا جائے جس
طرح وہ خود کو اپنے سے ظاہر کرتا ہے ۔" 7

رد ساختیات کے لیے یہی اظہار ڈریڈا متعلقہ جہت کی تائید کرتا ہے۔ جب ساختیاتی اور مظہریاتی مفکرین اپنے اپنے خارجی ، داخلی،اخلاقی یا سماجی موقف کے ساتھ جدید فلسفہ کو لسانیات سے ملاتے ہیں تو ڈریڈا تک اس جدید تجزیاتی اسلوب کی ممکنہ جہت بھی فراہم ہوتی ہے ۔ ڈریڈا روبہ موجود مابعد اطبعیات کی نشاندہی کے ذریعہ مغربی فلسفہ اور مابعد اطبعیات کے جس زمانی پہلو کی طرف توجہ دلاتا ہے اسی کو وہ اس روایت میں معنی کے تعین کی وجہ قرار دیتا ہے ۔ ڈریڈا کہتا ہے معنی نما سگنیفائر معنی سگنیفائیڈ کی ہی علامت ہوتے ہیں اور ایسے ہر زبان میں معنی نما اپنے افتراقی نظام ہی میں معنی متعین

Annual Methodological Archive Research Review
http://amresearchreview.com/index.php/Journal/about
Volume 3, Issue 7.1 (2025)

Online ISSN 3007-3197
Print ISSN 3007-3189
http://amresearchreview.com/index.php/Journal/about

کرتا ہے ، جس میں ڈیفرینس کی اصطلاح استعمال کرتا ہے ساسر کی اور اہم اصطلاحات بائینل اوپزیشن اور فوقیتی ترتیب ہیں ۔ ساسر کے مطابق افتراق کا یہ نظام انہیں اضدادی جوڑوں اور فوقیتی ترتیب کے ذریعہ سے ظاہر ہوتا ہے ۔لینگ (جس سے مراد ایسی زبانیں جو سماجی ہیں اور افراد کی ملکیت ہیں Langue)اورپارول
یعنی انفرادی سطح پر بولی جانے والی زبان)اس کی اہم اصطلاحات ہیں ڈاکڑ وزیر آغا Parole(1922،2010)لکھتے ہیں :

،،سوسیر کی لسانیات جس تیسرے نکتے پر استوار ہے وہ زبان کی لینگ اور پارول میں تقسیم ہے۔ لانگ سے سوسیر کی مراد زبان کا وہ نظام سسٹم ہے جو نظروں سے اوجھل رہتا ہے جب کہ پارول سےمراد کلام یا گفتار ہے جو زبان کے نظام پر قائم ہوتی ہے،، **8**

مجموعی جائزے کے مطابق اس سوئس ماہر لسانیا ت کا لسانیات کی ہیئت یا ساخت کے بارے میں یہ ساختیاتی مطالعہ ،لسانیات کی مابعد الطبعیاتی توضیح سے انحراف ہے مگر ڈریڈا اس ساختیاتی نظریہ لسانیات میں پس ساختیاتی یا مابعد الطبعیاتی عوامل کو دریافت کرتا ہے ساسر کا کہنا ہے کہ معنی نما اپنے افتراقی نظام میں معنی متعین کرتے ہیں مثلا ایک کتاب کا معنی ایک قلم نہ ہونا ہے دراصل ڈریڈا کو یہ بنیاد فراہم کرتے ہیں جس کے ذریعے یہ ڈیفرینس کی اصطلاح پیش کرتا ہے ۔ڈریڈا ساسر کے اس لسانی تصور کے اندر رہتےہوئے مغربی فلسفہ و مابعد الطبعیات جو ہیڈ گر کے
مابعد الطبعیات یا افلاطون کی اصطلاح پلاٹنزم کے طور پر سامنے آتا ہے ، معنی کی فوری موجودگی Onto-theology
کو ان اضدادی جوڑوں کی فوقیتی ترتیب کے تحت سمجھتا ہے مثلا تقریر اور تحریر کا تضاد چونکہ تقریرفوری ابلاغ کی صلاحیت رکھتی ہے ۔ اس لیے ارسطو سے اب تک فوقیتی ترتیب میں تقریر کو ہی اول سمجھا جائے گا ۔
مرکزیت کی اصطلاح کے ذریعے پیش کرتا ہے گویا مغربی فلسفہ اور مابعد الطبعیات کا زمانی ڈریڈا اس تقریر Phonocentirism
شعور موجود کے تصور پر مبنی ہے فوری معنی اور فوری ابلاغ حتی کہ فوری ذات کا تصور ہی اس روایت میں معنی یا سچ کے کلیہ کو اخذ کرنے کا منبع رہا ہے ۔ نطشے اپنے تمام تر فکری تضادات کے باوجود بیسویں صدی کے ابتدائی اضافیت پسندوں سے قطعی مختلف نظر آتا ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ نطشے کلاسیکی تاریخیت میں ارتقاء کے مذہبی / غیر مذہبی ، ساختیاتی تصورات کو بالآخر لسانی بنیادوں پر پرکھے جانے
کی پیش گوئی بھی کرتا نپر Nhillism اور ڈریڈا کی رد ساختیات کو ایک ہی چیز کے دو متضاد نام بھی ہے ۔ انہیں بنیادو
تصور Nhillism .اور رد ساختیات میں تفریق ، ڈریدا اور نطشے (1844،1900)کے مابعد الطبعیاتی کیے جا سکتےہیں
مباحث کے جمالیاتی / اخلاقی نتائج کے افتراق سے ہی ممکن ہو سکتی ہے ۔ نطشے مغربی فلسفے کی روایت میں ایسے عوامل کی نشاندہی کرتا
ہے جو سچ کو خلاقی نوعیت میں ادارتی مرکز اInstitutionalcentrismہوتے ہیں اگر یہ تقویت کے بحیثیت جمالیاتی /ا
متوازی سرگرم عمل ہوں تو اپنے روبہ مرکز ہونے کی خواہش میں بظاہر انقلابی ہونے کے باوجود بالآخر ایک نظریہ کی صورت ہی سہی ، اداروں کی تشکیلی بنیادیں تعمیر کرتے ہیں نہلزم تصورات کی تفہیم اور مقاصد کے اسی کلیے سے انکار ہے ۔مابعد جدیدیت یا پس
ساختیات کے کسی اہم کلیہ اور معنی کااختصا ر ، چاہے ہسرل کی منطقی گرامر یا ہیڈ گر کی اصطلاح کا احوال ،اور متوازی آرٹس اور ادب میں ایونٹ گریڈ تحریکوں کے ساتھ ساتھ متضاد Dasain
بیانیوں کی بجائے میٹا نیریٹو جن میں ان کی مذہبی اور فلسفیانہ دونوں جہتیں شامل ہیں ان کی زبانی و ثقافتی ، ادبی اور تاریخی
قصوں کی جانب مائل ہونے کا باعث بنا ۔
سچ یا معنی کے ساتھ ہی تاریخی و جمالیاتی اور تہذیبی و ثقافتی کے ساتھ ترقی ہونے کی غلط فہمی یا

Annual Methodological Archive Research Review
http://amresearchreview.com/index.php/Journal/about
Volume 3, Issue 7.1 (2025)

Online ISSN 3007-3197
Print ISSN 3007-3189
http://amresearchreview.com/index.php/Journal/about

Nhillismمغالطہ سے
آگاہی ہے۔ ڈریڈا رد ساختیات کو معنی یا مابعد الطبعیات کے اہم نکتہ پر مرکوز کرتا ہے ۔ وہ نطشے کی روایت یعنی ہسرل اور ہیڈگر کے لسانیات یا متن اور گرامر تک توجہ ڈریڈا کے معنی نماکے متضاد جوڑوں کی فوقیتی ترتیب میں فعلیت کو
dissiminateفروغ دینے سے معنی اور عدم معنی بن کر سامنے آتی ہے ۔
یا رد ساختیات کی اصطلاح کو ہیڈ گر کی اصطلاح ڈسٹرکشن کی اگلی کڑی مراد لیا جاتا ہے ۔ ڈریڈا Deconstroction
اس کی وضاحت میں لکھتا ہے کہ رد ساختیات اس کے لیے کلیدی اصطلاح کے طور نہیں برتا جاتا کیونکہ اسے بار بار
ساختیاتی کے تناظرات میں برتا گیا اسی لیے اس سے اینٹی سٹریکچرلسٹ کا مفہوم بھی اخذ کیا جا تا ہے۔ Structurlist
ڈریڈا اپنے انٹر ویو میں بیان کرتا ہے ۔

Deconstruction is not simply the decomposition of
an architectural structure, it is also a question , about
the foundation , about the relation between foundation
and what is founded, it is also a question about the
closure of the structure, about a whole architecture
of philosophy….. deconstruction concerns , first of
all system ….of course , it was a kind of active translation
that isplaces somewhat the word Heidegger uses:
,,Destruktion ,, the destruction of ontology , which also
does not mean the annulment the annihilation of ontology
but am analysis of structure of tredational ontology.

ترجمہ: ڈی کنسڑکشن صرف ایک آرکیٹکچرل ڈھانچے کا گلنا ہی نہیں ہے
یہ فاؤنڈیشن کے بارے میں بھی سوال ہے کہ بنیاد اور کس چیز کی بنیاد
رکھی گئی ہے ، یہ فلسفے کے پورے فن تعمیر کے بارے میں ڈھانچے کی بندش
کے بارے میں بھی سوال ہے۔ ڈئ کنسڑکشن کا مسئلہ سب سے
پہلے سسٹم --- یقینا یہ ایک قسم کا فعال ترجمہ تھا جو کچھ جگہوں
پر ہے ، جو لفظ ہائیڈگر استعمال کرتا ہے ، تباہی آنٹولوجی کی تباہی
جس کا مطلب آنٹولوجی کا خاتمہ بھی نہیں ہے ، بلکہ روایتی آنتولوجی
کی ساخت کا تجزیہ ہے ۔"9

اس سے واضح ہوتا ہے کہ ردساختیات ایک طرز تنقید ہے جس میں متن کا بڑی گہرائی سےمطالعہ اور تنقید کی جدید انداز میں ساخت میں موجود فیصلہ صادر کرنے کی قوت کے داخلی عناصر کی دریافت ہے۔
اس کے لیے ڈریڈا ایک اور لفظ
بھی متعارف کرواتا ہے ۔اور اس اصطلاح کو ڈریڈا کے ساتھ ہیڈگر اور فرائڈ بھی اپنے اپنے معانی و سیاق Abbauمیں
استعمال کرتے ہیں ۔اگرچہ ڈریڈا خود بھی ردساختیات کے لیے کوئی تکنیکی اساس مہیا کرنے مینہچکچاہٹ کا شکار ہے اس لیے اسے صرف متنی مطالعہ یا ادبی و فلسفیانہ تنقید کے ہی مخصوص کر دینا ضروری ہے۔ یہ بھی مد نظر رکھنا چاہیے کہ کسی ساخت میں معنی کی فوقیتی ترتیب کو الٹ کر جو متوازی نتائج اور صورتحال اخذ ہوتی ہے رد ساختیات اسے کسی بھی متبادل نظام تنقید ، ساختی تکنیک مینکھولنے اور متن کے مطالعے کے علاوہ انفرادی ، سیاسی، تاریخی اور سماجی نشت وبرخاست کے پیرایہ سے تعلق رکھتی ہے۔ ڈریڈا ردساختیات کی بنیاد ایک لسانیاتی / فلسفیانہ نظریات پر ترتیب دیتا ہے وہ کہتا ہے تمام معنی نما بالآخر ذات کے معانی کی جانب متوجہ کرتے ہیں اور یہ معانی جن کو ہیڈگر اپنی اصطلاح میں
کے نام جوڑتا ہے اور دیگر تہذیبی ، ثقافتی ، اخلاقی اور سماجی معانی بھی مقرر کیے جاسکتے

Annual Methodological Archive Research Review
http://amresearchreview.com/index.php/Journal/about
Volume 3, Issue 7.1 (2025)

Online ISSN 3007-3197
Print ISSN 3007-3189
http://amresearchreview.com/index.php/Journal/about

Transendental being
ہیں مگر ڈریڈا کے مطابق کسی ایک معنی نما کو دوسرے معنی نما کی طرف مائل کیا جا سکتا ہے ۔ یہاں ڈریڈا ان کے لیے
کی اصطلاح برتتا ہے یعنی اس کے مطابق یہ معنی نما کا ایک کھیل ہے جو کوئی خاص معنی کا تعین Referکرنے سے قاصر
ہے جیسےڈریڈا نے روبہ مابعد الطبعیات کی دریافت کو ممکن کیا اور اس کے تحت یہ معنی نما اپنے متضاد جوڑوں کی مطلوبہ ترتیب یا فوقیتی ترتیب کے معانی کو مقرر کرتے رہنے کا باعث ہوئے ہیں۔
ایک اور اصطلاح جسے ڈریڈا نے اسی نظریے کے لیے بطور مرکزیت کے بھی استعمال کیا ہے
Logocentrism
ڈریڈا اسی اصطلاح لوگوسینٹرازم یعنی مرکزیت کو ارسطو سے ہیڈگر تک دریافت کرنے کے لیے رد ساختیات کی آڑ لیتا ہے مثال کے طور ان سب فلاسفہ کا تقریر کو تحریر پر فوقیت دینا ، اور پھر تحریر کو تقریر کی فوقیتی ترتیب میں لانا ، جس میں تقریر کی فعلیت کےفوری موئثر نتائج اخذ کرنا ہے۔ جس طرح ڈریڈا اس کے لیے صوت مرکزیت یعنی
کی اصطلاح بھی برتتا ہے اس کی مراد روبہ مابعد الطبعیات کے لیے معنی کی تفہیم اور نمائندگی
Phonocentrism
کےلیے کسی زمانی اورمکانی بعدممکن نہیں ہے۔ اس کی مثال کے لیے ڈریڈا نے سقراط کی اس رسالے Plato,s pharamacy میں اپنے شاگرد pheaduras,کی فرضی گفتگو میں ذکر کیا ہے جس میں سقراط اپنے تحریر کو تقریر کی اصل حقیقت کے حوالے سے مصری دیو مالا ئی قصے کے ذریعے سے اگاہ کرتا ہے جس میں وہ تحریر کو ایسی موئثر دوا قرار دیتا ہے جس کی بنا ء پر انسانی یاداشت کو محفوظ اور مضبوط کرنا آسان ہے ۔مغربی فلاسفر کی
اصطلاح یعنی صوت مرکزیت جیسے مجموعی طور پر لوگو سینٹرازم کہا جاسکتا ہے سچ کی دریافت کے
Phonocentric
بعد موجود کی اس زمانی تقسیم کو ڈریڈا زمانیات کے عام تلازمے کو رد کرتا ہے ۔ کیونکہ لسانیات
Presence
اورزمانیات کے اس غیر قطعی عنصر کے ذریعے سے معنی کی قطعیت پر مشکوک ظاہرکرتے ہوئے ڈریڈا لسانیات کے نو دریافت تصور کی نشاندہی کرتا ہے ۔ جس کے تحت معنی نما کا معنی نما کی طرف ہی متوجہ ہونا ، نشانیات ، لسانیات اور بالخصوص معنی نما کے لیے گرفت معنی کے مرکز کی عدم موجودگی کی دلیل ہے۔ ڈریڈا اپنی اصطلاح ڈیفرینس
بھی وضع کرتا ہے اور معنی کی عدم موجودگی یا دو صورتوں میں اس کی موجودگی کوایک اصطلاح
Difference
کہتا ہے اور یہی بنیادی اصطلاحات رد ساختیات کے وجود کو دلیل فراہم کرنے کی وجہ ہیں ۔
Undecidibility
کی رو سے سیوسر کے نظریہ لسانیات میں متضاد جوڑوں کے ذریعہ سے نہ صرف معنی کے فہم کا وہ
Undecidibility
تصور رد ہوتا ہے جس کی وجہ سے یہ اضدادی جوڑےمتعین فوقیتی ترتیب میں معنی نما کی الٹ پھیر سے معنی کے ممکن اور غیر ممکن امکانات بھی دریافت کر سکتے تھے۔ مثلا
یعنی صوت مرکزیت کے تصور میں تقریر کی تحریر پر فوقیت فرمیکنوس کے ذریعہ سامنے آتی
Phonocentrism
ہے۔ جسے ڈریڈا اپنی تصنیف ڈیزیمنشن کے ابتدائی حصہ میں افلاطون کا رد ساختیاتی مطالعہ کہتا ہے ۔ ڈریڈا افلاطون کے بیان کے لیے لکھتا ہے:

Writing will have no value, unless and to the extent
that God-The-King(theath is Ammon , the father ofGod
and sun king in egyption my thology) approves of it.

ترجمہ:لکھنے کی کوئی قیمت نہیں ہو گی جب تک کہ خدا
اس حد تک کہ بادشاہ (تھیتھ ایمون خدا کا باپ ہے اور

Annual Methodological Archive Research Review
http://amresearchreview.com/index.php/Journal/about
Volume 3, Issue 7.1 (2025)

Online ISSN 3007-3197
Print ISSN 3007-3189
http://amresearchreview.com/index.php/Journal/about

مصر میں سورج کا بادشاہ ہے۔) اس کی منظوری دیتا ہے۔"10

مثلا افلاطون کا تحریر کو زہر سمجھنا ڈریڈا کو جو دلیل پیش کرنے کی لسانی جہت مہیا کرتا ہے اس کے تحت معنی نما

ایک یونانی لفظ ہے اور یونانی زبان میں ہی یہ زہر اور دوا دونوں معانی میں برتا جاتا ہے اسی بناء پر ڈریڈاPharmakon

معنی نما کے اضدادی جوڑوں کے مابین معنی کی عدم موجودگی کو دریافت کرتے ہوئے معنی کے تصور کے متوازی عدم معنی کی گنجائش کی جانب متوجہ کرتا ہے ۔تاہم معنی کی مابعد الطبعیاتی تعبیر جس جمالیاتی اساس پر قائم ہے ڈریدا کے لیے قابل قبول نہیں ۔ متن یا معنی نما جن دیگر معنوں کی گنجائش ہے، اسے اضدادی جوڑوں ساختیاتی لسانی صورتوں مینمعنی کی عدم موجودگی یا ان ڈیسائیڈبلیٹی میں دریافت کیا جا سکتا ہے۔

سے مراد ڈریڈا کے نزدیک ساختیات کا مکمل مطالعہ ہے۔جس کے مطابق مظہر کو مختصرایسے کلیے Totaltarinism

اور فارمولے کی صورت میں ڈھالا جاتا ہے جو اس کی کلیت یعنی ٹوٹیلیٹی کو متعین کرے ڈریڈا فلسفہ کی اس کوشش کو ردکرتا ہے اس لیے اس کے تدارک کے لیے

کا نظریہ دیتا ہے جو لاطینی زبان کا لفظ سولیسائٹیٹ سے مستعار ہے ۔ اس لفظ سے مراد ہلانا جلانا یا غلط Solicitation

ملط کرنا بھی ہے اس کے استعمال کی وجہ سے ڈریڈا کا موقف ہے کہ ہر تکمیل کو ہلایا جا سکتا ہے ۔اور اسی

(Archia) کو ڈریڈایونانی لفظ جس مراد ہے حاصل کرنا خصوصا ایسے اصول جس کے تحت حکومت یا Totalilty

کوئی نظریہ متعین ہو سکتا ہو)یہ کہتا ہے اس کے بقول رد ساختیات اسی لفظ آرکیئا کو واضح کرتی ہے جس سے معنی کی ایسی نشونما وقوع پذیر ہوتی ہے جسے ایپوریا (یعنی نا قابل حل منطقی مسلہ) کا نام دیا جاتا ہے یعنی معنی کی بڑھوتری نہ تو یہ نہ وہ یا بیک وقت دونوں صورتوں میں سامنے آتی ہے ۔ اسی لیے ڈریڈا

کو Difference, Aporia کی دوسری شکل قرار دیتا ہے۔

ڈریڈا کی یہ اصطلاح بھی ہیڈگر سے مستعار ہے ہیڈگر کے ہاں ڈیفرینس لسانیات کو قابل عمل بنانے کے لیے معنی اور معنی نما کارشتہ استوار کرتی ہے ۔ دریڈا کے ہاں بھی کم وبیش اس اصطلاح کا یہی مفہوم سامنے آتا ہے ۔ سیوسر نے

نے کہا لسانیات افتراق پر مبنی ہے اوردریڈا کاڈیفرنس اسی افتراق کے کھیل کا نام ہے۔جس طرح Difference

کے الگ الگ مفاہیم ظاہر ہوتے ہیں یعی مختلف ہونا اور التوا میں ہونا اس لیے Differe and

لفظ اور Difference

یہ اصطلاح دونوں خصوصیات کی حامل ہے۔ یعنی خود لفظ ڈیفرنس خود سے بھی ڈیفر کرتا ہے۔ اور خود کو حتمی التوا ئے حال میں رکھتا ہے ۔ اسی لیے اس کے تصور تک رسائی تو ہو سکتی ہے مگر اس کےمرکز تک پہنچنا ممکن نہیں ہے۔ ڈریڈا کی یہ

Neology(نیا لفظ کی ایجاد)شعوری سطح پر اسے مستعمل کی حد تک افتراق کی حد میں ہے۔

ڈریڈا لکھتا ہے:

Difference is literaly neither a word nor a concept ….
That is graphic difference (a instead of e)this
marked difference between two apparently vocal
notations, between the vowels remains purely graphic
, it is read , or it is written but cannot be heard ….differance
is not only irreducible to any ontological or theological ……
…….nietzsche sets up against the entire system of meta
–physical grammer, wherever this system governs

Annual Methodological Archive Research Review
http://amresearchreview.com/index.php/Journal/about
Volume 3, Issue 7.1 (2025)

Online ISSN 3007-3197
Print ISSN 3007-3189
http://amresearchreview.com/index.php/Journal/about

culture philosophy and science.

ترجمہ:افتراق لفظی طور پر نہ تو کوئی لفظ ہے اور نہ ہی کوئی تصور ہے
جو کہ گرافک فرق ہے (اے کی بجائے ای) سروں کے درمیان
دو بظاہر صوتی اشارے کے درمیان نمایاں فرق خالصتا گرافک
رہتا ہے ، اسے پڑھا جاتا ہے یا لکھا جاتا ہے لیکن سنا نہیں جا سکتا ۔۔
فرق نہ صرف کسی بھی اونٹولو جیکل کے لیے ناقابل تلافی ہے ،
نطشے میٹا فیزیکل گرائمر کے پورے نظام کے خلاف قائم کرتا
ہے ، جہاں بھی یہ نظام ثقافتی فلسفہ اور سائنس پر حکمرانی کرتا ہے۔"11

سے مراد وہی ہے جو لفظ Undecidibilty کی اصطلاح کے ذریعے پیش کیے جاتے لفظ Trace
جاتے ہیں لیکن اس کے Orgin میں ٹریس کی صورت میں پہلے ہی لفظ مرکزیت میں ڈیفرینس کے ذخیرہ معنی
معنی کے ان گنت امکانات کے ذریعہ سے عدم مرکزیت پیدا کرتے ہوئے معنی کے عام مآخذ کو رد کرنا خود موجودگی سے پیوست کرناہے۔
ڈریڈا رد ساختیات کے توسط سے جس روبہ مابعد الطبعیات یا لفظ مرکزیت کو ظاہر کرنے کی کوشش میں ہے اس میں معانی کے ایک امکان کو دوسرے معنی کے تحت پابند کرنا خود ایک قول محال پیدا کر سکتا ہے ۔ اسی وجہ سے ڈریڈا کے اسلوب کی کوئی بھی اصطلاح معنی کی مرکزیت اور قطعیت کی نمائندگی نہیں کر سکتی اور نہ ہی اس کا کوئی امکان ظاہر ہوتا ہے ۔
ایسے میں Undecidibility , origin , Trace , difference کسی ایک ہی شے کو ظاہر کرتے ہیں جس کا درحقیقت کوئی وجود نہیں ہے ۔ نہ موجود ہے نہ عدم موجود ، نہ ہی سچ ہے نہ ہی جھوٹ نہ تو تقریر
ہے اور نہ تحریر ۔
Supplementڈریدا کی ایک اصطلاح ہے جس سے وہ Difference
ہی کی مانند کیثر المعانی ہونے کاباعث قرار دیتا ہے ۔ اس فرانسسی لفظ کا معنی اضافہ کرنا اور تبدیل کرنا ہے
To replaceہے۔ Supplement وہ چیز ہے جس کے بغیر شے مکمل نہیں ہوتی لیکن اسی مکمل شے کی تکمیل بھی کرتا ہے مثلا تقریر ایک مکمل شے ہے لیکن تحریر اس کے لیے ایک اہم
Supplement ہے اور اس کی تکمیل کا باعث بھی ہے۔ڈریڈا اسے روسو سے مستعار لیتا ہے ۔ ڈریڈا نے Ofمیں روسو رد ساختیاتی مطالعہ کرتے ہوئے
Grammatology
کے تمام معانی کو مد نظر رکھتا ہے ڈریڈا کے نزدیک معانی کی منطق اشیاء یا معنی نما کی اضدادی Supplementتقسیم
کی سہولت اور وضاحت کو ختم کر سکتی ہے۔
ڈریدا تحریر کا حوالہ دیتے ہوئے اسے تقریر کا اضافہ سمجھنے کے باجود دوسری خصوصیت یعنی تبدیل کر دینے کی
To replace کو نمایاں کرتا ہے ۔ گرچہ تحریر اور تقریر کی تکمیل کے باجود اس میں اضافہ بھی ہے صلاحیت
اور اس کے متضادبھی اور ساتھ ہی اسے تبدیل کرتے ہوئے اس کی جگہ لینے کی صلاحیت بھی حا صل ہے ۔ اس طرح تحریر میں یا کوئی بھی اضافہ نہ ہی تقریر یا کسی شے کے مکمل کے برابر ہے اور نہ ہی اس جیسا ہے بلکہ وجود میں آتے ہی خود تقریر با مکمل شے کی شناخت کے ساتھ اپنی شناخت پیدا کرتے ہوئے مجموعی تضادات کی ایک قطعی شناخت کا منطقی مسئلہ پیدا کر دیتا ہے۔ یہیں وہ اسے اپنے نظریہ رد ساختیات کے ساتھ منسلک ہوئے کہتا ہے کہ اضافہ غیر ضروری ہونے کے باوجود ایک مکمل شے کی تکمیل ہے ۔ یہ مآخذ اورجن ہی میں اپنی موجودگی پر دال ہے یہ روسو کی تعبیر کے بر عکس خود ایک سوور ڈریدا کی ایک اور اصطلاح جسے وہ کم وبیش اورجن کے معنوں میں استعمال کرتا ہے۔
Supplement اضافہ Supplementaryاضافی ہے جو ایک مکمل شے کو مکمل کرتا ہے

Annual Methodological Archive Research Review
http://amresearchreview.com/index.php/Journal/about
Volume 3, Issue 7.1 (2025)

Online ISSN 3007-3197
Print ISSN 3007-3189
http://amresearchreview.com/index.php/Journal/about

تاہم کسی مکمل شے کی کمی کا تدارک کرتے ہوئے اس مکمل شے کی اس کمی کو بھی ظاہر کرتا ہے ۔
جو اس میں پہلے سے موجود تھی ۔ سپلیمینٹ اضافہ اور مآخذ اورجن کی تقسیم افتراق کے ذریعہ ممکن ہے ۔ یہ تقسیم یا افتراق اس ساخت
کے اندر بھی موجود ہوتی ہے ۔ ڈریڈا اس اضافہ یا ڈیفرینس کے مآخذ ذریعہ لسانیات کی مابعد الطبعیات کی لسانیات اور مآخذ کے باہمی افتراق کو ظاہر ہوتا دیکھتا ہے ۔
ڈریڈا Differance اور Difference کے درمیان اسی تفریق سے وضع ہونے والے معنی میں اضافہ کو مغربی مابعد الطبعیات یا رو بہ موجود مرکزیت ہی میں عدم مرکزیت جو بالآخر اسی مرکزیت کی جگہ لے لیتی ہے
اس کو بھی مد نظر رکھتا ہے ۔

ڈریڈا کی تنقیدی فکر اور رد ساخت کا تجزیہ :

اس بحث سے ظاہر ہوتا ہے کہ ڈریڈا کے نظریہ رد ساختیات میں اضافہ بجائے خود ایک اضافہ ہے اور یہ افتراق بھی خود ایک افتراق ہے ان اصطلاحا ت کا کوئی خاص معنی نہیں ہے اور نہ ہی مرکز یہ باعمل تو ہیں مگر ان کی حتمی تشریح ممکن نہیں ہے۔ ڈریڈا معنی کی جس عدم مرکزیت کا خواہاں نظر آتا ہے اس کے لیے بے حد ضروری ہے کہ کوئی نئی مرکزیت مقرر نہ ہو ۔ معنی کے ادراک کی نئی جمالیاتی سطح مختلف اخلاقیات کی متقاضی ہے یہ جمالیات عدم مرکزیت کی خواہش میں کسی دوسرے مرکز کی پیدائش سے احتراز کرتی
میں موجود کے ساتھ غیر موجود کی موجودگی میں دونوں کا بیک وقت موجود اور غیر موجود ہونا تقریر ہے۔ متنTextاور
تحریر کی فوقیتی ترتیب میں تقریر کے فوری ابلاغ کی صلاحیت اور خالص موجودگی کے مدنظر تقریر کی فوقیت مراد ہے
اس تسلسل میں مغرب کی پیروی میں Performative uttearances اور Narrative Utterances آسٹن نے ان کی متضاد کیفیت کا جدید تصور پیش کیا ۔
Signature –event-contextکے نام سے ڈریڈا اپنے ایک لیکچر میں ابلاغ کے معنی پر بحث کرتا ہے اس کے بقول متن کے سباق کی معنی خیزی لسانیات کے نظام میں جس نئی جہت کی دریافت ہے ، تحریر /تقریر
Citations کے حوالے Grafts رابطے اور Itrableدہرائی کے ذریعہ اس کو رد کیا جاسکتا ہے
ڈریڈا اسباق کی اہمیت سے انکار کے بغیر Itrableکے ذریعے متن ہی کے کسی بھی حصہ کو اس کے دہرائی
سباق سےالگ مختلف سنجیدہ اور غیر سنجیدہ جگہوں پر رکھ معنی اخذکیے جاتے ہیں اس کے خیال میں لسانیات اور ابلاغ کا
یہ منفرد نظام جو اپنے اسباق پر منحصر Contextسباق ہی کی طرح نامکمل ہے لسانات اور ابلاغ کے ہےیہ اپنے ہی
یہ نظام میں حوالے ،رابطےاور دہرائی مخصوص جگہیں بدل کر نئےمعنی دیتی ہیں۔اور معنی سباق ہے تو سباق لامتناہی ہے ، کیونکہ یہ کبھی مکمل نہیں ہوتا اور اس کی ساخت دہرائی پر منحصر ہے ۔
اس لیے ڈریڈا دستخط Signatureکو بھی دہرائی کی شکلوں کی اقسام بندی کہتاہے۔
رابطوں کو بھی متن کی منطق کا فکری سانچہ تصور کرتا ہے۔ اور Itrable دہرائی کی خود ساختہ ڈریڈا Grafts
ساخت دریافت کرنے کے بعد اسی گرافٹنگ کو ہی بیانیہ نئی قوت کے طور پر سامنے لاتا ہے۔ رد ساختیات کو دوسری تمام اغراض کے ساتھ متن میں انہی رابطوں کی شناخت کی طرح سمجھا جا سکتا ہے۔ گرافٹ کی دہرائی ،اور ساخت کی دہرائی کے ذریعے رد ساختیات کا کلیدی موضوع کہلاتی ہے۔ متذکرہ بالا سطور میں واضح کیا گیا ہے کہ ڈریڈا نے فلسفہ پر ادب کا دروازہ کھول دیا اور رد ساختیات کو ایک فلسفیانہ انکشاف کے ساتھ ادبی تنقید کا بنیادی وسیلہ بنایا ، خود ڈریڈا مختلف ادیبوں کا ساختیاتی مطالعہ پیش کرتا ہے جو رد ساختیات کی عملی تنقیدی شکل ہے وہ لکھتا ہے:

Annual Methodological Archive Research Review
http://amresearchreview.com/index.php/Journal/about
Volume 3, Issue 7.1 (2025)

Online ISSN 3007-3197
Print ISSN 3007-3189
http://amresearchreview.com/index.php/Journal/about

,,Deconstruction at one moment or other always aims at the trust , confided in the critical , critic-theretical agency that is the deciding agency , the ultimate possibility of the decideable :deconstruction is a deconstruction of dogmatism,,.

ترجمہ: کسی نہ کسی لمحے ڈی کنسٹرکشن کا مقصد ہمیشہ تنقیدی ، تنقیدی تھیوریٹکل ایجنسی پر اعتماد کیا جاتا ہے ۔ جو فیصلہ کرنے والی ایجنسی ہے ۔ فیصلہ کن ہونے کا حتمی امکان ، ڈی کنسٹرکشن، کڑ پرستی کی تعمیر ہے ۔" 12

Act of میں ڈریدا ایک انٹر ویو جس میں اس نے رد ساختیات ، فلسفہ وادب کے موضوع پر بحث کی ہے literature

اس کے ساتھ ہی مختلف نامور ادیبوں اور شاعروں مثلا کافکا(1924،1883)، شکسپیئر(1616،1564)، جمیز جوائس(1941،1882)، اور میلے رام (1980،1895)کا رد ساختیاتی مطالعہ بھی کیا ہے وہیں ڈریڈا ادب کے غیر متوقع سباق میں معنی کو اخذ کرنے کی خوبی کسی تک رد ساختیاتی عمل میں شامل کرتا ہے ۔ وہ ادب کو ایک مثالی جمہوری عمل قرار دیتا ہے ۔ جس کے ذریعہ وہ کسی بھی عہد میں کوئی بات بھی پیش کی جا سکتی ہے۔ رد ساختیات ، خواہ ادبی ہو یا مغربی فلسفیانہ روایت جسے ڈریدا رو بہ مابعد الطبعیات کہتا ہے۔ شاید کسی شے کا مخصوص نام نہیں ہے اور اس تجزیے کے بعد کہ رد ساختیات کے معنی نما یا اصطلاح کو کوئی مفہوم و معنی دینا یا اسے تکنیک کا تنقیدی رویہ سمجھنا ، ڈریڈا اور رد ساختیات دونوں کے ساتھ ناانصافی ہوگی مختصرا رد ساختیات کو کسی بھی ساخت خواہ وہ ادبی ہو یا یا فلسفیانہ یا پھر سیاسی ، سماجی یہاں تک کہ انداز نت وبر خاست ہی کیوں نہ ہو اس میں دریافت کیا جا سکتا ہے۔ اس اہم سوال سے قطع نظر کہ کیا رد ساختیات کو ڈریڈا سے علیحدہ کیا جا سکتا ہے یا کوئی اور بھی اسے برت سکتا ہے ؟؟؟ اس الگ تناظر میں ڈریڈا ہمیں ایک زوایہ نظر سے آگاہی ضرور فراہم کرتا ہے۔ چونکہ ہمارا مقصد ادبی ردساختیات سے اس لیے اہم ہے کہ اس وضاحت کہ ڈریڈا اور اس کے تصور ردساختیات کی عملی صورت تقریبا ناممکن ہی ہے مگر اردو تنقید میں ساختیاتی اور کلاسیکی ساختیاتی عوامل مینہی موجود رد ساختیات کی بنیاد کو دریافت کرنے کی کوشش کی جاسکتی ہے۔

حوالہ جات :

Werner Hamacher and David E. Wellbery , points…. Interview (1974, 1994) Jacques Derrida Edited by Elisabeth weber Translated by peggy kamuf Stanford University press/standford California 1995.9P.203)

2-ایضا (ص-120)
3-ایضا(ص 205)
4-قاضی قیصر الاسلام ،فکسفے کے جدید نظریات، غالب انسٹی ٹیوٹ نئی دہلی انڈیا 1998،ص نمبر 15
5.Jecques Derrida for beginners (edited by)Richard appignamesi icon book Ltd,1996
6-ایضا
7-ایضا
8-وزیر آغا ، معنی اور تناظر ، مکتبہ جدید پریس لاہور دسمبر 1998، ص، 99
9.Werner Hamacher and David E.Wellbrey, points……interviews (1974, 1994)Jacques Derrida Edited weber Translated by Peggy kamuf Stanford University press /Stanford California 1995, P212
10. Jecques Derrida , Dissemination , translated with an introduction by barbarajohnoson son the University Chicago Press 1981. P,76
11. Jecques Derrida, writing and difference Translated by Alan bass University of

Annual Methodological Archive Research Review
http://amresearchreview.com/index.php/Journal/about
Volume 3, Issue 7.1 (2025)

Online ISSN 3007-3197
Print ISSN 3007-3189

http://amresearchreview.com/index.php/Journal/about

Chicago press . 1997. P76
12, Werner Hamacher and David E. Wellbrey , points…….. interview 1974, 1994 Jacques Derrida Edited by Elisabeth Weber by Peggy Kamuf Stanford University Press/ Stanford California 1995 P54.